بیانِ ضرورت

بیانِ ضرورت بیان کی ایسی قسم ہے کہ جس میں سکوت کو بیان کا درجہ مل جاتا ہے حالانکہ سکوت بیان کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ بیان کے لئے نطق (بولنا) موضوع ہے۔

بیان ضرورت کی چند اقسام:

۱......ایسا بیان جس کو منطوق بہ کا درجہ دیدیا جائے، جیسے: ارشادِ باری ہے: ''وورثہٗ أبواہ فلأمہ الثلث'' کہا گیا کہ ماں باپ وارث ہونگے یعنی ماں باپ وراثت میں شریک ہونگے پھر ماں کے لئے ثلث کی تخصیص کردی گئی جو بغیر بیان کے اس بات کا بیان ہوگیا کہ باپ کیلئے باقی ماندہ ہے۔

۲......وہ بیانِ ضرورت جو متکلم کے حال کی دلالت سے ثابت ہو، مثلا وہ تمام معاملات جو نبی کریم ﷺ کے سامنے ہوئے اور آپ ﷺ نے ان پر سکوت فرمایا۔ تو آپ کا خاموش ہونا اس بات کا بیان ہے کہ یہ معاملات جائز ہیں، ورنہ آپ سکوت نہ فرماتے۔

۳...... بیانِ ضرورت کی تیسری قسم وہ ہے جو لوگوں کو دھوکہ سے نجات کے لئے ثابت ہو، مثلا آقا نے دیکھا کہ اس کا غلام بازار میں سودا خریدتا ہے اور بیچتا ہے، لیکن وہ اس پر خاموش رہتا ہے، تو اس کا خاموش رہنا اس بات کی علامت اور بیان ہے کہ اس کو میری طرف سے بیع وشراء کی اجازت ہے۔

۴...... بیانِ ضرورت کی ایک قسم وہ ہے جو کثرتِ کلام سے بچنے کے لئے اختیار کی جائے، مثلا: ''لہٗ علی مأۃ ودرھم''، یعنی ''اس کے مجھ پر سو اور ایک درہم ہیں''، تو اس اگلے ایک درہم سے اس بات کا بیان ہوگیا کہ پچھلے سو سے مراد ''سو درہم'' ہیں۔

بیانِ تبدیل

بیان تبدیل اور نسخ ایک ہی چیز ہے، نسخ کا بیان پچھلے درس میں ہو چکا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نسخ اللہ تعالیٰ کے حق میں بیانِ محض ہے اور ہمارے سامنے چونکہ حکم کی مدت نہیں تھی جس سے ظاہرا یہ سمجھا جارہا تھا کہ یہ حکم باقی رہے گا، تو ہمارے حق میں یہ نسخ ہے مثال کے طور پر قتل قاتل کے حق میں ''تبدیل اور تغییر'' ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق میں بیانِ محض ہے کہ مقتول کی عمر ہی اتنی تھی۔